

کتاب یوئیل و کلیسای لاودکیہ ای ادونتیسٹ های روز ہفتم - شماره یک

آزمودن حقیقتِ حاضر

Jeff Pippenger

2025-12-02

«در کتاب مقدس اموری هست کہ فهم آنها دشوار است و بہ گفتہ پطرس، جاہلان و بی ثباتان آنها را برای ہلاکت خویش تحریف می کنند. ممکن است ما در این زندگی نتوانیم معنای ہر بخش از کتاب مقدس را توضیح دہیم؛ اما هیچ نکتہ حیاتی از حقیقت عملی نیست کہ در ابہام رازآلود پوشیدہ بماند. ہنگامی کہ در تدبیر خدا زمان آن فرا رسد کہ جہان بہ وسیلہ حقیقتِ مخصوص آن زمان آزمودہ شود، اذہان بہ وسیلہ روح او برانگیختہ خواہند شد تا کتاب مقدس را بجویند، حتی با روزہ و دعا، تا آنکہ حلقہ پس از حلقہ کشف و در زنجیرہ ای کامل بہ یکدیگر پیوستہ شود. ہر حقیقتی کہ مستقیماً بہ نجات جان ہا مربوط باشد، چنان آشکار ساختہ خواہد شد کہ هیچ کس نیاز نداشتہ باشد بہ خطا رود یا در تاریکی گام بردارد.»

"جس طرح ہم نبوت کی زنجیر کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے آئے ہیں، ہمارے زمانہ کے لیے منکشف شدہ سچائی صاف طور پر دیکھی اور بیان کی گئی ہے۔ ہم ان مراعات کے لیے جواب دہ ہیں جن سے ہم بہرہ مند ہیں، اور اُس نور کے لیے بھی جو ہماری راہ پر چمکتا ہے۔ جو لوگ گزشتہ نسلوں میں زندہ تھے، وہ اُس روشنی کے لیے جواب دہ تھے جسے ان پر چمکنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ان کے اذہان کتاب مقدس کے مختلف نکات کے بارے میں آزمائے گئے، جنہوں نے انہیں پرکھا۔ لیکن وہ ان سچائیوں کو نہیں سمجھتے تھے جنہیں ہم سمجھتے ہیں۔ وہ اُس روشنی کے ذمہ دار نہ تھے جو انہیں حاصل نہ تھی۔ ان کے پاس بھی، ہماری طرح، پائبل تھی؛ لیکن زمین کی تاریخ کے اختتامی مناظر کے تعلق سے خاص سچائی کے انکشاف کا وقت ان آخری نسلوں کے دوران ہے جو زمین پر زندہ رہیں گی۔"

«693 verdadeiras especiais foram adaptadas às condições das gerações conforme elas existiram. A verdade presente, que é uma prova para o povo desta geração, não foi uma prova para o povo de gerações muito passadas. Se a luz que agora brilha sobre nós com respeito ao sábado do quarto mandamento tivesse sido dada às gerações do passado, Deus as teria considerado responsáveis por essa luz.» Testemunhos, volume 2, 692, 693»

نیا اور پرانا

«در ہر عصر، پیشرفتی تازہ از حقیقت وجود دارد، پیامی از جانب خدا برای مردم آن نسل. ہمہ حقایق کهن اساسی اند؛ حقیقتِ نو از حقیقتِ کهن مستقل نیست، بلکہ گشایش و انکشافِ آن است. تنہا آنگاہ کہ حقایق کهن فہمیدہ شوند، می توانیم حقایقِ نو را دریابیم. ہنگامی کہ مسیح خواست حقیقتِ قیام خود را بر شاگردانش آشکار سازد، از "موسی و جمیع انبیا" آغاز کرد و "در ہمہ کتب، امورِ مربوط بہ خود را برای ایشان شرح داد." لوقا 24:27. اما این نوری است کہ در انکشافِ تازہ حقیقت می تابد و کهن را جلال می بخشد. آن کہ نو را رد می کند یا از آن غفلت می ورزد، در حقیقت کهن را نیز بہ راستی در اختیار ندارد. برای او، آن حقیقتِ قوتِ حیاتی خود را از دست می دہد و جز صورتی بی جان نمی گردد.»

ہے، بھی سبھی کو انہیں اور ہے کرتے ویشواں پر ساتوں کے نایم پورانے کے کہ ہے کرتے داوا یہ جو ہے لوگ اےسے“
 وہ، کر کے انکار سے کرنے گراہن کو شکیں اؤں کی مسیہ پر نہتو ہے۔ کرتے اسیکار کو نایم نہ وہ جب کہ
 توں ی دی ہے۔ کہا نے بھویشی دھکتاؤں اور پتی پوروں جسی کرتے نہی ویشواں پر بات اس کے کہ ہے دیکھتے
 ہے۔ لکھا میں ویشی میرے اس نے کیوں کرتے ویشواں بھی پر مژن تو، ’کہا نے مسیہ،‘ کرتے ویشواں پر ماسا
 ”ہے۔ نہی سامرٹھ و اسٹوکی کوئی بھی میں شکیں انکی میں ویشی کے نایم پورانے ات: 5:46. یوہنا

بسیاری کے ادعا میں کنند بہ انجیل ایمان دارند و ان را تعلیم می دهند، در خطایی مشابہ گرفتارند.
 آنان نوشته های عهد عتیق را کنار می نهند؛ همان نوشته هایی که مسیح درباره شان فرمود: «آنها
 همان نوشته هایی هستند که بر من شهادت می دهند.» یوحنا ۵:۳۹. با رد کردن عهد عتیق، در
 واقع عهد جدید را نیز رد می کنند؛ زیرا هر دو اجزای یک کل جدایی ناپذیرند. هیچ کس نمی تواند
 شریعت خدا را به درستی بدون انجیل عرضه کند، و نه انجیل را بدون شریعت. شریعت، انجیل
 متجسد است، و انجیل، شریعت مکشوف. شریعت ریشه است، و انجیل شکوفه و میوه خوش بوئی
 است که از آن پدید می آید.

«عهد عتیق عهد جدید پر روشنی ڈالتا ہے، اور عهد جدید عهد عتیق پر۔ دونوں مسیح میں خدا کے
 جلال کا ایک مکاشفہ ہیں۔ دونوں ایسی صداقتیں پیش کرتے ہیں جو مخلص طالب حق پر مسلسل
 معنی کی نئی گہرائیاں آشکار کرتی رہیں گی۔» Christ's Object Lessons, 128.

حقیقتِ حاضر، بنا بر تعریف، «حقیقتِ مکشوف» برای دوره ای معین از زمان است که «به وضوح دیده
 و تبیین شده» باشد. نسلی که در زمان مکشوف شدن «حقیقتِ حاضر» زندگی می کند، «مسئول»
 شمرده می شود که آن حقیقت را بپذیرد، وگرنه بمیرد. مجموعه حقایقی که «حقیقتِ آزمون گر حاضر»
 را برای «این نسل» تشکیل می دهند، در «گشوده شدن حقایق ویژه» «در ارتباط با صحنه های پایانی
 تاریخ این زمین» به تصویر کشیده شده اند. حقیقت، و بنابراین «حقیقتِ حاضر»، در عهد جدید در
 نسبت با عهد عتیق نمونه وار گردیده است. حقیقت بر گواهی دو شاهد استوار می شود، و حقیقت را
 آغازی و انجامی است، لفظی و روحانی، کهن و نوین، آلفا و امگا، اول و آخر.

بنیاد میلری پیام فرشته اول، «قدیم» است در نسبت با پیام «حقیقتِ حاضر» فرشته سوم. آنان که
 «قدیم را رد می کنند»، «عملاً جدید را نیز رد می کنند»، زیرا هر دو اجزای یک کل جدایی ناپذیرند.

«من ضرورتِ آن را دیدم که پیک ها، به ویژه، در هر جا که ببینند تعصب و افراط گرایی سر
 برمی آورد، بر آن مراقبت کنند و آن را مهار نمایند. شیطان از هر سو فشار می آورد، و اگر بر ضد
 او بیدار نباشیم، و چشمان ما به حیل ها و دام های او گشوده نباشد، و تمامی سلاح خدا را بر تن
 نداشته باشیم، تیرهای آتشین شریر به ما اصابت خواهد کرد. در کلام خدا حقایق گران بهای بسیاری
 مندرج است، اما آنچه اکنون گله بدان نیاز دارد، «حقیقتِ حاضر» است. من خطر آن را دیده ام که
 پیک ها از نکات مهم حقیقتِ حاضر منحرف شوند و به موضوعاتی بپردازند که برای متحد ساختن
 گله و تقدیس جان مناسب نیست. شیطان در اینجا هر امتیاز ممکن را برای آسیب رساندن به
 آرمان به کار خواهد گرفت.»

«لیکن مقدس، 2300 دنوں، خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان سے متعلق ایسے مضامین ماضی کی
 ایڈونٹ تحریک کی توضیح کرنے، ہماری موجودہ حالت کو ظاہر کرنے، شک کرنے والوں کے ایمان کو
 قائم کرنے، اور جلالی مستقبل پر یقین عطا کرنے کے لیے نہایت موزوں ہیں۔ میں نے بار بار دیکھا ہے کہ
 یہی وہ بنیادی مضامین تھے جن پر قاصدوں کو زور دینا چاہیے۔» ابتدائی تحریریں، 63.

«مقدس، در پیوند با ۲۳۰۰ روز، احکام خدا و ایمان عیسی» کلید تبیین «جنبش ادونتی گذشته» ی
 میلری هاست، و بدین وسیله «به طور کامل» روشن می سازد که «موقعیت کنونی ما چیست». آنان که
 درباره «جنبش ادونتی گذشته» در «تردید» اند، نسبت به آنچه به «آینده پر جلال» «یقین» می بخشد، در

«تردید» اند۔ آچہ بہ آئندہ یقین می بخشد، گذشتہ است۔

کتاب یوئیل پیامی از حقیقت آزمایش کننده حاضر است۔ این امر به وسیلہ گواہان متعدد تأیید می شود۔ یوئیل از سوی روح نبوت بہ عنوان «حقیقت حاضر» معرفی شدہ است؛ و این، بنا بر گفتہ یوحنا در کتاب مکاشفہ، شہادت عیسی است۔

مکاشفہ عیسی مسیح، کہ خدا آن را بہ او عطا فرمود تا اموری را کہ باید بہ زودی واقع شود بہ بندگان خود بنمایاند؛ و آن را بہ واسطہ فرشتہ خود برای بندہ خویش، یوحنا، فرستاد و اعلام کرد: او کہ بر کلام خدا، و بر شہادت عیسی مسیح، و بر ہمہ چیزہایی کہ دید، شہادت داد۔ مکاشفہ ۱:۱، ۲

«شہادت» یوحنا (کہ جس کی اُس نے «گواہی دی») تین حصوں میں ظاہر کی گئی۔ اُس نے «کلام خدا»، «یسوع کی گواہی» اور «وہ باتیں جو اُس نے دیکھیں» قلم بند کیں۔ مکاشفہ کی پہلی دو آیات میں، یوحنا ایک ایسے شخص کی نمائندگی کرتا ہے جسے «روح نبوت» کا عطیہ دیا گیا ہے۔ اس عطیہ میں خدا کے کلام کا ایک خاص الہام شامل ہے، اور اس میں وہ خاص مکاشفات بھی شامل ہیں جو نبی تک مسیح کے کلمات کے وسیلہ سے پہنچائے جاتے ہیں؛ (یا تو براہ راست مسیح کی طرف سے، یا اُس کے فرشتہ صفت نمائندوں کے ذریعے) اور اس عطیہ میں وہ سچائی بھی شامل ہے جو خوابوں اور رویاؤں کے وسیلہ سے پیش کی جاتی ہے۔ روح نبوت، مسیح کی وہ گواہی ہے جو نبی تک پہنچائی جاتی ہے، اور وہی اختیار رکھتی ہے گویا کوئی فرشتہ یا خود مسیح وہ الفاظ بیان کرے۔

و من بہ پای های او افتادم تا او را پرستش کنم۔ و او بہ من گفت: زنہار، چنین مکن؛ من ہم خدمت تو و برادران تو ہستم کہ شہادت عیسی را دارند۔ خدا را پرستش کن؛ زیرا شہادت عیسی روح نبوت است۔ مکاشفہ ۱۹:۱۰۔

جبرائیل یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ یوحنا کے ساتھ ایک ہم خدمت ہے، اور اس کی پرستش نہیں کی جانی چاہیے۔ جبرائیل یہ بھی واضح کرتا ہے کہ وہ «بھائی» جن کی نمائندگی یوحنا کرتا ہے، «یسوع کی گواہی» رکھتے ہیں، جو «نبوت کی روح» ہے۔ وہ «بھائی» جن کی نمائندگی یوحنا کرتا ہے، ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں، اور ان سب بھائیوں کے پاس «نبوت کی روح» ہے۔

«و ایشان بامدادان برخاستند و بہ سوی بیابان تقوع بیرون رفتند؛ و چون بیرون می رفتند، یھوشافاط ایستادہ، گفت: ای یھودا و شما ساکنان اورشلیم، مرا بشنوید؛ بہ یھوہ خدای خود ایمان آورید تا استوار گردید؛ بہ انبیای او ایمان آورید تا کامیاب شوید۔» آتواریخ ۲۰:۲۰

«بہ یھوہ، خدای خود، ایمان آورید تا استوار گردید؛ بہ انبیای او ایمان آورید تا کامیاب شوید۔»

«اشعیا ۸:۲۰۔ «بہ شریعت و بہ شہادت! اگر ایشان بر وفق این کلام سخن نگویند، از آن روست کہ در ایشان نوری نیست.» در اینجا دو متن در برابر قوم خدا نہادہ شدہ است: دو شرط برای کامیابی۔ شریعتی کہ خود یھوہ آن را بیان فرمودہ است، و روح نبوت، دو سرچشمہ حکمت اند تا قوم او را در ہر تجربہ ای ہدایت کنند۔ تثنیہ ۴:۶۔ «این است حکمت و فہم شما در نظر امت ہا، کہ چون ہمہ این فرایض را بشنوند، خواہند گفت: بہ یقین این قوم عظیم، قومی حکیم و فہیم اند۔»

«شریعت خدا اور روح نبوت کلیسیا کی راہنمائی اور مشورت کے لیے باہم ساتھ ساتھ چلتے ہیں، اور جب کبھی کلیسیا نے اُس کی شریعت کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے، تو روح نبوت اُسے راہ حق میں رہنمائی کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔»

«مکاشفہ ۱۷:۱۲۔ "و اژدہا بر آن زن خشمگین شد و رفت تا با باقی ماندگان نسل او جنگ کند، کہ احکام خدا را نگاہ می دارند و شہادت عیسی مسیح را دارند۔" این نبوت بہ روشنی نشان می دہد

که کلیسای باقی‌مانده، خدا را در شریعت او به رسمیت خواهد شناخت و دارای عطیه نبوت خواهد بود. اطاعت از شریعت خدا و روح نبوت همواره نشان تمایز قوم حقیقی خدا بوده است، و آزمون معمولاً بر اساس ظهورات کنونی داده می‌شود.»

«در روزگار ارمیا، مردم درباره پیام موسی، ایلیا یا الیشع هیچ تردیدی نداشتند؛ اما پیامی را که خدا برای ارمیا فرستاده بود مورد تردید قرار دادند و آن را کنار نهادند، تا آنکه قوت و تأثیر آن از میان رفت و دیگر هیچ چاره‌ای نماند جز اینکه خدا ایشان را به اسارت ببرد.»

«همچنین در ایام مسیح، مردم آموخته بودند که پیام ارمیا راست بود، و خود را متقاعد ساخته بودند که اگر در روزگار پدران خویش می‌زیستند، پیام او را می‌پذیرفتند؛ اما در همان حال، پیام مسیح را رد می‌کردند، همان کسی که همه انبیا درباره او نوشته بودند.»

«چون پیام فرشته سوم در جهان برخاست، پیامی که باید شریعت خدا را در کلیسا در تمامی کمال و قدرت‌ش آشکار سازد، عطیه نبوت نیز بی‌درنگ اعاده شد. این عطیه در رشد و پیشبرد این پیام، نقشی بسیار برجسته ایفا کرده است.»

«چون در باب تفسیرهای کتاب مقدس و شیوه‌های خدمت، اختلاف نظرهایی پدید آمده است که می‌تواند ایمان باورمندان به این پیام را متزلزل سازد و به نفاق در کار بینجامد، روح نبوت همواره بر این وضعیت نور افکنده است. این روح همیشه یگانگی اندیشه و هماهنگی عمل را برای جماعت ایمان‌آوردگان به ارمغان آورده است. در هر بحرانی که در روند گسترش پیام و رشد کار پدید آمده، آنان که استوارانه به شریعت خدا و نور روح نبوت تمسک جسته‌اند، پیروز شده‌اند و کار در دستان ایشان رونق یافته است.» Loma Linda Messages, 33, 34

کتاب یوئیل در روح نبوت به طور مستقیم به عنوان «حقیقت حاضر» معرفی شده است؛ حقیقتی که بنا بر گفته یوحنا در کتاب مکاشفه، همان شهادت عیسی است. همچنین این کتاب به طور مستقیم در کلام خدا نیز تأیید شده است. هم کتاب مقدس و هم روح نبوت، کتاب یوئیل را به طور مستقیم بر ایام آخر منطبق می‌سازند.

«هر یک از انبیای باستانی کمتر برای زمان خود سخن گفتند تا برای زمان ما، به گونه‌ای که نبوت ایشان برای ما نافذ است. "1:12 and all these things happened unto them for ensamples; upon whom the ends of the world are come." 1 Corinthians 10:11. "Not unto themselves, but unto us they did minister the things, which are now reported unto you by them that have preached the gospel unto you with the Holy Ghost sent down from heaven; which things the angels desire to look into." 1 Peter 1:12»

«Biblia ha acumulado y reunido sus tesoros para esta última generación. Todos los 339 grandes acontecimientos y las solemnes transacciones de la historia del Antiguo Testamento han sido, y están, repitiéndose en la iglesia en estos últimos días». Selected Messages, book 3, 338, 339»

پیش‌گویی یوئیل «بر» کسانی که «نهایت‌های جهان بر ایشان رسیده است» «نافذ» است. تعبیر «نافذ» صرفاً بر این نکته تأکید می‌ورزد که «حقیقت حاضر» همواره آزمونی است، و کسانی که در این آزمون مردود می‌شوند، به وسیله شخصیت‌های کتاب مقدسی‌ای همچون یهودا نمودار شده‌اند.

«درس پس از درس بر گوش‌های یهودا بی‌اثر فرود آمد. چه بسیارند امروز کسانی که در گام‌های او راه می‌پویند. در پرتو شریعت خدا، مردان خودپرست سرشت‌های شریر خویش را می‌بینند، اما

از انجام اصلاح لازم بازمی‌مانند و از یک حالت گناه به حالتی دیگر پیش می‌روند.»

”Masih“ کی تعلیمات ہمارے اپنے زمانے اور نسل پر لاگو ہوتی ہیں۔ اُس نے فرمایا، ”میں صرف ان ہی کے لیے دعا نہیں کرتا، بلکہ اُن کے لیے بھی جو اُن کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔“ یہی گواہی ان آخری ایام میں ہمارے پاس بھی لائی جاتی ہے جو یہوداہ کے پاس لائی گئی تھی۔ وہی اسباق جنہیں اُس نے اپنی زندگی میں عملی نہ بنایا، اُن لوگوں کے سامنے آتے ہیں جو سنتے ہیں، اور پھر بھی ویسی ہی ناکامی کا شکار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ اپنا گناہ ترک نہیں کرتے۔“ Review and Herald, March 17, 1891

یوحنا در سراسر کتاب مکاشفہ نمونہ وار قوم خدا را در ایام آخر مجسم می‌سازد، و در تبعید شدن به پطمس، نمایانگر کسانی است که در بحران قانون یکشنبه مورد آزار و جفا قرار می‌گیرند. او بیان می‌کند که چرا زندانی شده بود.

من، یوحنا، که برادر شما و شریک در مصیبت و در پادشاهی و صپر عیسی مسیح نیز هستم، به سبب کلام خدا و شهادت عیسی مسیح، در جزیره‌ای بودم که پطمس نامیده می‌شود. مکاشفہ ۱:۹

یوحنا به سبب کتاب مقدس و روح نبوت مورد آزار و جفا قرار گرفت. چرا صد و چهل و چهار هزار تن به سبب روح نبوت مورد آزار و جفا واقع می‌شوند؟ نخستین حقیقتی که نبی، یوئیل، شناسایی می‌کند، ارتداد کلیسای ادونتیست روز هفتم است. هنگامی که رسول، پطرس، اعلام کرد که پنطیکاست تحقق کتاب یوئیل است، این کار را در پاسخ به یهودیانی انجام داد که بر ضد ظهور «زبان‌ها» حمله می‌کردند. یهودیان، که در آن زمان نمونہ‌ای از ادونتیست‌های روز هفتم در ایام آخر بودند، استدلال می‌کردند که پطرس و آنان که پیام را اعلام می‌کردند «مست» هستند. ادونتیست‌های روز هفتم بر ضد پیام باران آخر خواهند جنگید، همان‌گونه که یهودیان در زمان پطرس چنین کردند. آنان چنین می‌کنند، زیرا کسانی که پیام آزمون‌کننده «حقیقت حاضر» مربوط به باران آخر را اعلام می‌کنند، حقایق بنیادین «قدیم» را دارا هستند، زیرا حقیقت جدید همواره بر حقیقت قدیم بنا می‌شود. ارمیا از قوم خدا در زمان باران آخر خواست که در راه‌های قدیم سلوک کنند و به صدای گرنای دیدبان گوش فرا دهند، اما آنان امتناع می‌ورزند. پیام حقیقت بنیادین «قدیم» به‌طور نمادین با «هفت زمان» در لاویان بیست‌وشش نمایانده می‌شود، که رابطه عهد را از حیث سبب برای زمین بیان می‌کند.

«من دیدم که کلیسای اسمی و ادونتیست‌های اسمی، همچون یهودا، ما را به کاتولیک‌ها تسلیم خواهند کرد تا نفوذ آنان را برای برخاستن بر ضد حقیقت به دست آورند. آنگاه مقدسان قومی گمنام خواهند بود که نزد کاتولیک‌ها کمتر شناخته شده‌اند؛ اما کلیساها و ادونتیست‌های اسمی که از ایمان و آداب ما آگاه‌اند (زیرا به سبب سبب از ما نفرت داشتند، چون نمی‌توانستند آن را رد کنند) مقدسان را تسلیم خواهند کرد و آنان را به کاتولیک‌ها چنین گزارش خواهند داد که ایشان نهادهای مردم را نادیده می‌گیرند؛ یعنی سبب را نگاه می‌دارند و یکشنبه را حرمت نمی‌نهند.»

”پس کاتولیک‌ها به پروتستان‌ها فرمان خواهند داد که پیش روند، و فرمانی صادر خواهند کرد که هر که روز نخست هفته را به جای روز هفتم نگاه ندارد، کشته شود. و کاتولیک‌ها، که شمارشان بسیار است، در کنار پروتستان‌ها خواهند ایستاد. کاتولیک‌ها قدرت خود را به تصویر وحش خواهند داد. و پروتستان‌ها همان‌گونه عمل خواهند کرد که مادرشان پیش از ایشان عمل کرد، تا مقدسان را هلاک کنند. اما پیش از آنکه فرمان ایشان نتیجه دهد یا ثمر آورد، مقدسان به واسطه صدای خدا رهایی خواهند یافت.“ Spalding and Magan, 1, 2

دو بار خواهر وایت «کلیسای اسمی» و «ادونتیست‌های اسمی» را مشخص می‌سازد، در حالی که میان این دو «گروه اسمی» و «کاتولیک‌ها» تمایز قائل می‌شود. «کلیسای اسمی» و «ادونتیست‌های

اسمی»، آنان را کہ بہ وسیلہٴ پطرس و یوحنا نمایانہ شدہ بودند «بہ سبب سبت» «نفرت» داشتند، «زیرا نمی‌توانستند آن را رد کنند.» کلیسای اسمی و کاتولیک‌ها نمی‌توانند حقیقت سبت روز ہفتم را «رد کنند»، و «ادونتیست‌های اسمی» نیز نمی‌توانند «ہفت زمان» لاویان بیست‌وشش را، کہ فرمان سبت زمین است، «رد کنند». کلیسای اسمی و کاتولیک‌ها نمی‌توانند این واقعیت را «رد کنند» کہ سبت روز ہفتم یک حقیقت کتاب مقدس «بنیادین» است، و «ادونتیست‌های اسمی» نیز نمی‌توانند این واقعیت را «رد کنند» کہ «ہفت زمان» لاویان بیست‌وشش یک حقیقت میلری «بنیادین» است.

اسیری یوحنا در پطمس، نمایندہٴ آن یکصد و چہل و چہار ہزار نفری است کہ ہم کتاب مقدس و ہم روح نبوت را پاس می‌دارند، و بہ‌ویژہ از بیرون بہ سبب سبت روز ہفتم آزار می‌بینند و از درون بہ سبب سبت سال ہفتم برای زمین مورد آزار قرار می‌گیرند. از این‌رو، شہادت یوحنا در باب اینکہ چرا در آیہ نهم مورد آزار واقع می‌شد، با سبت آیہ دہم و پیام برآمدہ از گذشتہ («پشت سر») از «آوای عظیم» همچون «کرنایی» دنبال می‌شود.

میں یوحنا، جو تمہارا بھائی بھئی ہوں اور مصیبت، اور یسوع مسیح کی بادشاہی اور صبر میں تمہارا شریک ہوں، اُس جزیرے میں تھا جو پطمس کہلاتا ہے، خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کے سبب۔ میں خداوند کے دن روح میں تھا، اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی ایک بلند آواز سنی۔ مکاشفہ 1:9، 10۔

یوحنا نمایندہٴ کسانی است کہ در ۱۱ سپتامبر، صدای شیپورگون فرشتہٴ مکاشفہٴ ہجدہ را شنیدند کہ قوم خدا را بہ بازگشت بہ «طریق‌های قدیم» ارمیا فرا می‌خواند. آن صدای عظیم ہمچنین ہشدار شیپور ہفتم بود، کہ همان وای سوم نیز ہست.

خواہر وایت ثبت کردہ است کہ «کتاب مقدس گنجینہ‌های خود را برای این نسل آخر گرد آورده و بہ ہم پیوستہ است.» کتاب یوئیل یکی از «گنجینہ‌های» کتاب مقدسی است کہ در «ایام آخر» حقیقت حاضر بہ شمار می‌آید. در زمان پنتیکاست، پطرس مشخص ساخت کہ این کتاب یوئیل بود کہ در آن ہنگام در حال تحقق بود. پطرس نیز، همچون یوئیل، «کمتر برای» دورہ زمانی پنتیکاست سخن گفت تا برای «زمان» ما. دورہ زمانی پنتیکاست باران اول برای دوران مسیحی بود. پنتیکاست آغاز دوران مسیحی را نشان می‌دہد، و بدین سان پایان دوران مسیحی را نیز بہ تصویر می‌کشد. پایان دوران مسیحی زمان باران آخر است، چنان کہ پنتیکاست نمونہٴ آن بود. بنابراین، پطرس نمادی از قوم خدا در پایان دوران مسیحی است؛ کسانی کہ تحقق ریزش روح القدس را با بہ‌کارگیری کتاب یوئیل برای این مقصود تشخیص می‌دہند.

لیکن پطرس اُن گیارہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور اپنی آواز بلند کر کے اُن سے کہا، اے یہودیہ کے مردو اور یروشلم کے سب باشندو، یہ بات تم پر ظاہر ہو، اور میری باتوں پر کان لگاؤ؛ کیونکہ یہ لوگ، جیسا تم سمجھتے ہو، نشہ میں نہیں ہیں، اس لیے کہ ابھی دن کا تیسرا پہر ہی ہے۔ بلکہ یہ وہی بات ہے جو یوایل نبی کی معرفت کہی گئی تھی؛ اور خدا فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنے روح میں سے ہر بشر پر انڈیلوں گا؛ اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گی، اور تمہارے جوان رویا دیکھیں گے، اور تمہارے بوڑھے خواب دیکھیں گے۔ بلکہ اُن دنوں میں میں اپنے بندوں اور اپنی بندیوں پر بھی اپنے روح میں سے انڈیلوں گا؛ اور وہ نبوت کریں گے۔ اور میں آسمان پر اوپر عجیب کام اور زمین پر نیچے نشانیاں دکھاؤں گا؛ خون اور آگ اور دھوئیں کا بادل۔ سورج تاریکی میں بدل جائے گا، اور چاند خون ہو جائے گا، اُس عظیم اور جلیل روز خداوند کے آنے سے پہلے۔ اور یوں ہوگا کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔ اعمال 2:14-21۔

برای آن کہ کسی دانشجوی موفق نبوت باشد، لازم است این فہم استوار را داشتہ باشد کہ پایان جہان در درون روایت تاریخی کتاب مقدس «حکم بر حکم» بہ تصویر کشیدہ شدہ است. مرتبط با این حقیقت

آن است که خود انبیا نیز نماینده قوم خدا در ایام آخر هستند. یوئیل کتاب خود را در ایام آخر قرار می‌دهد، زیرا نزدیک شدن «روز خداوند» را اعلام می‌کند.

در صهیون کرنا بنوازید و در کوه مقدس من بانگ هشدار برآورید؛ جمیع ساکنان زمین بلرزند، زیرا روز خداوند می‌آید، زیرا نزدیک است. یوئیل ۲:۱.

یک «شیپور» به عنوان نماد، در کنار دیگر معانی، بیانگر پیامی هشداردهنده است. شیپور به عنوان نماد، بسته به بافت، می‌تواند نمایانگر یک بازه زمانی یا یک نقطه زمانی، یا هر دو باشد. شیپور همچنین نمایانگر داوری است. عید شیپورها، که ده روز پیش از روز کفاره بود، هشدار از داوری در حال نزدیک شدن به شمار می‌رفت.

«روز خداوند» بسته به زمینه عبارتی که در آن به کار رفته است، یا نمایانگر یک نقطه زمانی است یا یک دوره زمانی. «روز خداوند» می‌تواند نمادی از داوری اجرایی باشد که به صورت هفت بلای آخر بازنمایی شده است، یا می‌تواند همان داوری اجرایی در پایان هزاره هزارساله باشد. در هر دو حالت، کرنا معرف داوری اجرایی خداست. از این رو، «روز خداوند» می‌تواند نمایانگر نقطه‌ای باشد که در آن مجازات خدا اجرا می‌شود، یا دوره‌ای از زمان را که در آن مجازات‌های خدا اجرا می‌گردد.

یک «شیپور»، همانند «روز خداوند»، می‌تواند هم بر یک نقطه زمانی و هم بر یک دوره زمانی دلالت کند؛ چنان‌که این امر در نقاط و دوره‌های تاریخی‌ای که هفت شیپور مکاشفه باب‌های هشت و نه نمایندگی می‌کنند، مشهود است. «روز خداوند» که یوئیل آن را با «شیپوری» که باید نواخته شود به تصویر می‌کشد، هم یک نقطه زمانی است و هم دوره‌ای زمانی که از هنگامی آغاز شد که داوری مردگان پایان یافت و داوری زندگان آغاز گردید. در ۱۱ سپتامبر، شیپوری نواخته شد که ورود داوری زندگان را به عنوان یک نقطه زمانی مشخص ساخت، و نیز ۱۱ سپتامبر را به عنوان آغاز دوره داوری زندگان نشان‌گذاری کرد.

از این رو اکنون نیز خداوند می‌فرماید: با تمامی دل خود، با روزه و گریه و ماتم، به سوی من بازگردید. دل‌های خود را بدرانید، نه جامه‌های خویش را، و به سوی یهوه خدای خود بازگردید؛ زیرا او کریم و رحیم است، دیرغضب و کثیرالاحسان، و از بلایی که مقرر داشته بازمی‌گردد. چه کسی می‌داند؟ شاید بازگردد و پشیمان شود و برکت را پس سر خود باقی گذارد؛ یعنی هدیه آردی و هدیه ریختنی برای یهوه خدای شما. در صهیون کرنا را بنوازید، روزه‌ای را تقدیس کنید، و مجمعی مقدس ندا دهید. یوئیل ۲:۱۲-۱۵

این دومین بار است که یوئیل فرمان می‌دهد شیپور نواخته شود. «شیپورها» در یوئیل، هم هشدارهایی درباره داوری اجرایی نزدیک هفت بلای آخر هستند، و هم در چارچوب ندای لائودیکیه به توبه و بسته شدن قریب‌الوقوع زمان آزمایش قرار دارند.

بلند ندا کن، دریغ مدار، آوازت را چون کرنا برافراز، و قوم مرا از تقصیرشان و خاندان یعقوب را از گناهانشان آگاه ساز. اشعیا ۵۸:۱

اشعیا، یوایل، یوحنا اور پطرس سب کے سب آخری ایام کے ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں، جیسا کہ یرمیاہ بھی، جو یہ متعین کرتا ہے کہ نرسنگا کب پھونکا جانا ہے۔

خداوند چنین می‌فرماید: «بر سر راه‌ها بایستید و بنگرید، و از راه‌های قدیم بپرسید که راه نیکو کدام است، و در آن سلوک نمایید، تا برای جان‌های خویش آرامی بیابید.» اما ایشان گفتند: «در آن سلوک نخواهیم کرد.» و نیز دیدبانانی بر شما گماشتم که می‌گفتند: به آواز کرنا گوش فرا دهید.» اما ایشان گفتند: «گوش فرا نخواهیم داد.» ارمیا ۱۶:۶، ۱۷

در این ایام آخر، شیپور در واقعہ 11 سپتامبر نواخته شد، و پس از آن باران آخر بر کسانی آغاز به باریدن کرد کہ راہ نیکو را برگزیدند و در آن سلوک نمودند۔ در همان هنگام بود کہ فرشتہ مکاشفہ ہجده فرود آمد۔

«باران آخر بر قوم خدا خواهد بارید۔ فرشتہای نیرومند از آسمان فرود خواهد آمد، و تمامی زمین از جلال او منور خواهد شد۔» 21 Review and Herald، آوریل 1891۔

ہنگامی کہ ساختمان‌های عظیم نیویورک در یازدہم سپتامبر فرو ریختند، آن فرشتہ نیرومند فرود آمد و باران آخر آغاز به باریدن کرد۔

«آیا اکنون این سخن می‌رسد کہ من اعلام کردہام نیویورک باید بہ وسیلہ موجی عظیم از آب روبیدہ شود؟ من ہرگز چنین نگفتہ‌ام۔ آنچه گفتہ‌ام این است کہ، ہنگامی کہ بہ بناہای عظیمی کہ در آنجا، طبقہ بر طبقہ، سر برمی‌آوردند می‌نگریستم، گفتم: "چہ صحنہ‌های ہولناکی واقع خواہد شد آنگاہ کہ خداوند برخیزد تا زمین را بہ شدت بلرزاند! آنگاہ سخنان مکاشفہ 18:1-3 تحقق خواہد یافت۔" تمامی فصل ہجدهم مکاشفہ ہشدار است از آنچه بر زمین خواہد آمد۔ اما دربارہ آنچه بہ طور خاص بر نیویورک خواہد آمد، نور ویژہ‌ای ندارم، جز این کہ می‌دانم روزی بناہای عظیم آنجا بہ وسیلہ گردش و واژگونی قدرت خدا فرو افکندہ خواہند شد۔ از نوری کہ بہ من دادہ شدہ است، می‌دانم کہ ہلاکت در جہان است۔ یک کلام از جانب خداوند، یک لمس از قدرت عظیم او، و این سازہ‌های سترگ فرو خواہند ریخت۔ صحنہ‌هایی رخ خواہد داد کہ ہراس‌انگیزی آنها را نمی‌توانیم تصور کنیم۔» ریویو اند ہرالد، 5 ژوئیہ 1906۔

در ۱۱ سپتامبر، باران آخر در پیشاپیش ریزش کامل خود در هنگام قانون یکشنبہ، آغاز بہ باریدن نم‌نم کرد۔

«کار عظیم انجیل نباید با ظہوری کمتر از قدرت خدا نسبت بہ آنچه آغاز آن را مشخص ساخت، بہ پایان رسد۔ نبوت‌هایی کہ در ریزش باران نخستین در آغاز انجیل تحقق یافتند، بار دیگر در باران آخر در پایان آن نیز باید تحقق یابند۔ اینک همان "اوقات تازگی" است کہ رسول پطرس بدان چشم دوختہ بود، آنگاہ کہ گفت: "پس توبہ کنید و بازگشت نمایید تا گناہان شما محو گردد، ہنگامی کہ اوقات تازگی از حضور خداوند فرا رسد؛ و او عیسی را خواہد فرستاد۔" اعمال ۱۹:۳، ۲۰۔» جلال عظیم، ۶۱، ۶۱۲۔

تحقق "أزمنة الفرج" تحققاً كاملاً إنما يكون وأنتم أحياء، لأن التحذير هو أن «تتوبوا»، وذلك يستحيل فعله إن كنتم أمواتاً. وتأتي «أزمنة الفرج» حينما لا تزال «خطايا» النفوس الحية يمكن أن «تمحى». وقد بدأت «أزمنة الفرج» في 9/11، وبذلك تحدد بداية دينونة الأحياء. ويتكرر يوم الخمسين عند ختام تدبير الإنجيل. وحينما جاءت «أزمنة الفرج»، بدأت الأحداث التي مئّل لها في يوم الخمسين تتكرر.

"میں نہایت مشتاقانہ آرزو کے ساتھ اُس وقت کا انتظار کر رہا ہوں جب یوم پینتیکوست کے واقعات اُسی موقع سے بھی زیادہ عظیم قدرت کے ساتھ دوبارہ وقوع پذیر ہوں گے۔ یوحنا کہتا ہے، 'میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا، جس کے پاس بڑی قدرت تھی؛ اور زمین اُس کے جلال سے منور ہو گئی۔' پھر، جس طرح پینتیکوست کے زمانہ میں ہوا تھا، لوگ سچائی کو اپنے اپنے زبان میں اُن سے بیان کی ہوئی سنیں گے۔"

«خدا می‌تواند در ہر جان کہ صادقانہ آرزومند خدمت بہ اوست، حیاتی تازہ بدمد، و لب‌ہا را با اخگری زندہ از مذبح لمس کند، و سبب شود کہ بہ ستایش او فصیح گردند۔ ہزاران صدا بہ قدرتی آکندہ خواہند شد تا حقایق شگفت‌انگیز کلام خدا را اعلام کنند۔ زبان لکنت‌دار گشودہ خواہد شد، و ترسویان نیرومند خواہند گردید تا با شجاعتی تمام بر حقیقت شہادت دہند۔ خداوند قوم خود را یاری فرماید تا ہیکل جان را از ہر آلودگی پاک سازند، و چنان پیوندی نزدیک با او نگاہ دارند کہ

چون باران آخر فرو ریخته شود، از آن بهره‌مند گردند.» 20 Review and Herald، ژوئیه 1886.
در مقاله بعدی ادامه خواهیم داد.

و آن فرشته‌ای که با من سخن می‌گفت، بار دیگر آمد و مرا بیدار کرد، مانند کسی که از خواب خویش بیدار شود. و به من گفت: چه می‌بینی؟ و من گفتم: نگریستم، و اینک شمعدانی یکسره از طلا، با کاسه‌ای بر فراز آن، و هفت چراغ آن بر رویش، و هفت لوله برای آن هفت چراغ که بر فراز آن است؛ و دو درخت زیتون در کنار آن، یکی بر جانب راست کاسه، و دیگری بر جانب چپ آن.

پس در پاسخ، به فرشته‌ای که با من سخن می‌گفت، گفتم: «ای سرورم، این‌ها چیستند؟» آنگاه فرشته‌ای که با من سخن می‌گفت، در پاسخ به من گفت: «آیا نمی‌دانی که این‌ها چیستند؟» و گفتم: «نه، ای سرورم.»

پس او در پاسخ به من سخن گفت و فرمود: «این است کلام خداوند به زربابیل که می‌گوید: نه به قوت، و نه به قدرت، بلکه به روح من؛ خداوند لشکرها می‌گوید.» زکریا ۱: ۴-۶.